جنتیوں اور جہنمیوں کی تعداد سے متعلق ایک حدیث مبارکہ اور اس کی نفیس شرح

جنتیوں و جہنمیوں کی تعداد

مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

مکتبہ فیضان علمیہ باب المدینہ کراچی

جنتیوں اور جہنمیوں کی تعداد سے متعلق ایک حدیث مبارکہ اور اس کی نفیس شرح

بنام

جنتیوں و جہنمیوں کی تعداد

مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

ناشر

مکتبہ فیضان علمیہ باب المدینہ کراچی

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

''کوئی جنتیوں کی تعداد بتا سکتا ہے؟'' استاد صاحب کا یہ سوال سنتے ہی درجے میں موجود تمام طلبہ پر ایک غیر محسوس سکتہ طاری ہوگیا۔ اور یہ ایک فطری بات تھی کیونکہ یہ سوال عموماً پوچھے جانے والے سوالات سے قدرے مختلف تھا۔ یہ میرے درس نظامی کے آخری سال یعنی دورۂ حدیث کی بات ہے، درجے کے لائق اور ذہین طلبہ اگلی نشستوں پر براجمان ہوتے ہیں اور اساتذہ کی خصوصی توجہ حاصل کرتے ہیں۔ میرے کئی ہم جماعت دوستوں کے مطابق میں بھی لائق اور ذہین طلبہ میں شمار کیا جاتا تھا لیکن مجھے یاد نہیں کہ میرے قریبی دوستوں نے کبھی کسی اگلی نشست پر میری زیارت کی ہو البتہ درجے کی سب سے پچھلی نشستوں پر تو اُن سے روزانہ ہی ملاقات ہوجاتی تھی۔

بہر حال آخر میں بیٹھنے کے باوجود میرے کان استاد صاحب کے بیان پر ہی لگے ہوتے تھے، جیسے ہی میں نے یہ سوال سنا تو کچھ دیر کے لیے میں بھی اُس سکتے کی زد میں آ گیا۔لیکن استاد صاحب کے اگلے جملے نے ہی اُس سکتے کو توڑ ڈالا کیونکہ ان کے سوال کے جواب میں تقریباً سب ہی طلبہ نے نفی میں سر ہلا دیا تھا،لیکن ایک طالب علم نے ہمت کرکے یہ سوال کر ہی ڈالا کہ ''استاد صاحب! جنتیوں کی تعداد کسی نے بیان کی ہے؟'' اس کے جواب میں استاد صاحب نے وضاحت کی کہ ''جنتیوں کی تعداد اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت، پروانہ شمع رسالت، مولانا شاہ **امام احمد رضا خان**

عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے بیان فرمائی ہے۔'' یہ وہ جملہ تھا جس نے درجے پر طاری ہونے والے سکتے کو توڑ دیا تھا۔ بہرحال بات آئی گئی ہوگئی اور ''مزاجِ طالب'' کے تقاضوں کے پیشِ نظر طلبہ اس بات کو بھول گئے اور کسی نے استاد صاحب سے اس بات کی وضاحت طلب نہ کی کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جنتیوں کی تعداد کی کس کتاب میں تحقیق فرمائی ہے؟ لیکن اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی جلالت شان سے تعلق رکھنے والی یہ مبارک بات اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے دل ودماغ میں بیٹھ گئی اور اسی وقت نیت کرلی کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کو تلاش کرنے کی ضرور کوشش کروں گا لیکن دورۂ طالب علمی میں یہ کام نہ ہوسکا۔

درسِ نظامی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے علمی وتحقیقی ادارے ''**المدینۃ العلمیۃ**'' میں کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں علمی ترقی کی منازل تک پہنچنے کے لیے وسیع مطالعے کی سیڑھیوں پر چڑھنا ناگزیر ہے۔ ایک دن اسی سیڑھی پر چڑھتے ہوئے خلیفہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کی مایہ ناز تصنیف ''**حیاتِ اعلیٰ حضرت**'' جلد دوم کے مطالعے کا شرف حاصل ہوا، اس جلد میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم غیب پر مکہ مکرمہ میں بیٹھ کر بغیر کسی کتاب کی معاونت کے فقط آٹھ گھنٹے میں عربی زبان میں ایک نہایت ہی مدلل ومفصل کتاب تحریر فرمائی جس کا تاریخی نام ''**اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیۃُ بِالْمَادَّۃِ الْغَیْبِیَّۃ**'' رکھا۔ بعد

ازاں جب ہند واپس تشریف لائے تو اس کتاب کی ایک بہت ہی ضخیم شرح تحریر فرمائی جس کا نام ''اَلْفُیُوْضَاتُ الْمِلْكِيَّةُ لِمُحِبِّ الدَّوْلَةِ الْمَكِّيَة'' رکھا، اس شرح میں آپ نے بہت طویل اَبحاث بیان فرمائی ہیں، اس میں ایک بحث بیان فرمائی جس کا نام یہ ہے: ''اِتِّسَاعُ الصَّغِيْرِ لِلْكَبِيْرِ الْكَثِيْر یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کسی چھوٹی چیز کو بڑی اور کثیر چیز کے لیے وسیع فرمانا۔'' اس کی مختلف صورتوں میں ایک صورت کے تحت آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ایک حدیث پاک بیان فرمائی جس کی شرح کرتے ہوئے ''جنتیوں اور جہنمیوں کی تعداد'' کو بالتفصیل بیان فرمایا۔

غالباً ہمارے استاد صاحب نے بھی اِسی مقام کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ اس بحث کو میں کئی بار بالتفصیل پڑھ چکا ہوں، جب بھی پڑھتا ہوں، ایک نیا ذوق ملتا ہے، دل میں عشق مصطفٰے کی شمع مزید فروزاں ہوتی ہے، حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بارگاہ رب العزت سے عطا کردہ علم غیب کے مختلف پہلو روشن ہوتے ہیں، ہر بار مشام جاں معطر ہوتے ہیں، دل ودماغ کا ہر گوشہ یہ سوچ کر فرحت وسرور کے سمندر میں غوطہ زن ہوجاتا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم اس نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، بلکہ سید الانبیاء، خاتم المرسلین، رحمۃ اللعالمین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اُمتی ہیں جنہیں اُن کے ربّ عزوجل نے ایسی عظیم الشان علمی وسعتیں عطا فرمائی ہیں۔ یقیناً یہ ایمان کا تقاضا ہے کہ جب کوئی امتی اپنی نبی کی شان پڑھے یا لکھے یا بیان کرے تو اس کا ایمان تازہ ہوجائے، اس کی محبت میں مزید اضافہ ہوجائے۔

جہاں اس مبارک بحث کو پڑھتے ہی مجھ پر یہ ایمان افروز کیفیت طاری ہوتی ہے وہیں

اس مبارک بحث کو بیان کرنے والی عظیم شخصیت اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددِ دین وملت، پروانہ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن کی عظمت و محبت میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے پیرو مرشد شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عمر میں، علم میں، عمل میں، عظمت میں مزید برکتیں عطا فرمائے جنہوں نے ہمیں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظیم شخصیت سے متعارف کروایا ان ہی کے پیچھے پیچھے چلنے کا مبارک سبق پڑھایا۔ یہ مبارک بحث تحریری صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے، یقیناً اس میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فضل و کرم، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں کا نتیجہ ہیں اور جو بھی خامیاں ہوں ان میں میری کوتاہ فہمی کو دخل ہے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بھی ان جنتیوں میں شامل فرمالے جو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے، ہمارے گناہوں سے درگزر فرما، ہماری بے حساب مغفرت فرما، ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت کی موت عطا فرما کل بروزِ قیامت رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب فرما، جنت الفردوس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ابوفراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

۲ شوال المکرم ۱۴۳۵ ہجری۔ 03122711788

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جنتیوں کی تعداد

جنتیوں وجہنمیوں کے نام:

حضرت سیِّدُ نا **عبد اللہ بن عمرو بن عاص** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''**اَتَدْرُوْنَ مَاھٰذَانِ الْکِتَابَانِ** یعنی کیا تم لوگ جانتے ہوں کہ یہ دو کتابیں کیا ہیں؟'' ہم نے عرض کی: ''**لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا** یعنی **یارسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تو نہیں معلوم لیکن آپ ارشاد فرما دیں تو ہمیں بھی معلوم ہو جائے گا۔''

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''**ھٰذَا کِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَسْمَاءُ آبَائِھِمْ وَقَبَائِلِھِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی آخِرِھِمْ فَلَا یُزَادُ فِیھِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ اَبَدًا** یعنی یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے، اس میں تمام جنتیوں کے نام ہیں، ان کے ماں باپ کے نام، ان کے قبیلے کے نام ہیں، پھر آخر میں ان سب کا مجموعہ (ٹوٹل) ذکر کر دیا گیا ہے، نہ ایک شخص اس میں زیادہ ہوگا اور نہ ہی کم۔''

پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''**ھٰذَا کِتَابٌ مِنْ رَبِّ**

الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی آخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا یعنی یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے، اس میں تمام جہنمیوں کے نام ہیں، ان کے ماں باپ کے نام، ان کے قبیلے کے نام ہیں، پھر آخر میں ان سب کا مجموعہ (ٹوٹل) ذکر کردیا گیا ہے، تو نہ ایک شخص اس میں زیادہ ہوگا اور نہ ہی کم۔‘‘(1)

دونوں کتابیں کتنی بڑی تھیں۔۔۔؟

دنیوی طور پر دیکھا جائے تو سرسری نظر میں یہ بات کوئی بہت بڑی اور اہم نہیں معلوم نہیں ہوتی کہ ایک شخص چند لوگوں کے پاس اس حال میں آئے کہ اس کے ہاتھ میں دو کتابیں موجود ہوں اور پھر وہ دونوں کی وضاحت کرے کہ ان کتب میں کیا کیا لکھا ہے۔ لیکن یہاں معاملہ کئی اعتبار سے بہت ہی مختلف ہے:

❀......تشریف لانے والی شخصیت کوئی عام آدمی نہیں بلکہ محسن انسانیت، محبوب ربّ العزت، شہنشاہ داور، مالک کون ومکاں حضور سید الانبیاء، نبی آخر الزماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک ذات ہے۔

❀......آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی طرف سے کچھ نہیں ارشاد فرماتے بلکہ زبانِ اطہر سے وہی کلام صادر ہوتا ہے جس میں آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہوتی ہے۔

❀......آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو حق وصداقت میں بعثت سے قبل ہی عرب میں ’’صادق وامین‘‘ کے القابات سے مشہور ومعروف تھے۔

❀......جن لوگوں کے پاس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے وہ کوئی

1......ترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء ان اللہ کتب کتابا۔۔۔الخ، ج۸، ص ۱۳، حدیث: ۲۰۶۷۔

عام لوگ نہیں بلکہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، امت محمدیہ کے سب سے افضل اور عظیم ترین مقام ومرتبہ رکھنے والے لوگ تھے۔

……نیز اُن میں عرب کے وہ بڑے بڑے رؤساء بھی موجود تھے جن پر اُن کے پورے کے پورے قبائل ہر ہر معاملے میں مکمل اعتماد کیا کرتے تھے، اُن کی بات حرف آخر ہوتی تھی۔

……یہ وہ عاقل ودانا اور سمجھدار لوگ تھے جو کسی پر اندھا اعتماد نہیں کیا کرتے تھے بلکہ بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا کرتے تھے۔

……یہ وہ مبارک مجلس تھی جس میں جھوٹ، طنز ومزاح، مذاق مسخری ودیگر ممنوعات کا تصور تک نہ تھا، بلکہ یہاں تو سوچنا، دیکھنا، بیٹھنا، کلام کرنا، مختلف اعمال بجا لانا، اٹھنا، رخصت ہونا ہر ہر بات نیکیوں کا عظیم خزانہ تھی۔

لیکن اگر گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس طرح دو عظیم کتابیں اٹھا کر تشریف لانا اور پھر اُن کی تفصیل بتانا نہ صرف ایک معجزہ بلکہ بہت ہی عظیم معجزہ ہے، نیز اس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کاملہ کا ایک مشاہدہ بھی ہے کہ اس نے ایک بہت ہی وسیع وعریض شے کو ایک نہایت ہی مختصر شے میں بند فرما یا دیا، عرف عام میں گویا دریا کو کوزے میں بند فرمادیا۔ آیئے اس کی کچھ ایمان افروز تفصیل ملاحظہ کرتے ہیں:

ایک کتاب کی فرضی وسعت:

ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک کتاب مجلد ہے جس میں پانچ سو 500 اوراق یعنی ایک

ہزار 1000 بڑے صفحات ہیں، اور ایک ورقے کے ہر صفحے میں پچاس پچاس لائنیں ہیں اور ہر لائن میں دس جنتیوں کے نام اس طرح لکھے ہوئے ہیں: (1) ابو بکر بن قحافہ تیمی۔ (2) عمر بن خطاب عدوی۔ (3) عثمان بن عفان اموی۔ (4) علی بن ابی طالب ہاشمی۔ (5) طلحہ بن عبید اللہ تیمی۔ (6) زبیر بن عوام اسدی۔ (7) عبد الرحمٰن بن عوف زہری۔ (8) سعد بن ابی وقاص زہری۔ (9) سعید بن زید وقاص زہری۔ (10) ابو عبیدہ بن جراح فہری۔ اگر اس طرح پوری کتاب میں جنتیوں کے نام لکھے جائیں تو اس مجلد ضخیم کبیر طویل عریض ثقیل (یعنی موٹی، بڑی، لمبی، چوڑی اور بھاری کتاب) میں فقط پانچ لاکھ آدمیوں کے نام آئیں گے۔

- ......مجلد کے کل اَوراق: پانچ سو 500
- ......مجلد کے کل صفحات: ایک ہزار 1000
- ......ہر صفحے کی کل لائنیں: پچاس 50
- ......ایک لائن میں جنتیوں کے نام: دس 10
- ......کل جنتیوں کے نام: پانچ لاکھ 500000

یہ ایک دنیوی اعتبار سے فرضی اندازہ تھا کہ ایک کتاب کو فرض کیا گیا اور اس میں فرضی طور پر جنتیوں کے نام شمار کیے گئے، لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ حقیقتاً کل جنتیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اور پھر ان جنتیوں کے نام مذکورہ اندازے کے مطابق اگر لکھے جائیں تو کتنی مجلدات درکار ہوں گی۔ جنتیوں کی تعداد کے حوالے سے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمایئے:

جنتیوں کی تعداد والی احادیث مبارکہ

(1) پہلی حدیث مبارکہ، 70000 ستر ہزار جنتی:

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُونَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ** یعنی میری امت میں ستر ہزار 70000 آدمی جنت میں بلاحساب و کتاب جائیں گے۔''(1)

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: ''**تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ** یعنی اُن جنتیوں کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔''(2)

(2) دوسری حدیث مبارکہ، ستر ہزار 70000 یا ستر لاکھ 7000000 جنتی:

حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**لَيَدْخُلَنَّ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُونَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ لَا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ** یعنی میری امت کے ستر ہزار 70000 یا ستر لاکھ 7000000 آدمی سب ایک ساتھ جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے۔''(3)

---

1 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب ومن يتوكل على الله فهو حسبه، ج ۲، ص ۱۱۱، حدیث: ۱۵۹۹ ملتقطاً۔

2 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب، ج ۲، ص ۲۰۸، حدیث: ۲۰۲۰۔

3 ...... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ج ۱۱، ص ۲۵، حدیث: ۳۰۰۸۔

(3) تیسری حدیث مبارکہ، انچاس لاکھ ستر ہزار 4970000 جنتی:

حضرت سیِّدُ نا ابوامامہ باہلی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وَعَدَنِي رَبِّي اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعِينَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُونَ اَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار 70000 لوگ بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ایک ہزار 1000 کے ساتھ مزید ستر ہزار 70000 ہوں گے اور تین لپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لپوں سے۔''(1)

مذکورہ حدیث پاک میں ذکر کردہ جنتیوں کی مجموعی تعداد انچاس لاکھ ستر ہزار 4970000 بنتی ہے۔ اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کے تین لپوں میں کتنے جنتی آئیں گے؟ ان کا شمار تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو معلوم ہے۔

- ...... بلا حساب وکتاب جنتیوں کی تعداد: ستر ہزار 70000
- ...... ہر ہزار کے ساتھ جنتیوں کی تعداد: ستر ہزار 70000
- ...... کل جنتیوں کی تعداد: اُنچاس لاکھ ستر ہزار 4970000

(4) چوتھی حدیث مبارکہ، چار عرب نوے کروڑ 4900000000 جنتی:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِيْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْن صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

(1) ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق۔۔۔الخ، باب ماجاء فی الشفاعۃ، ج ۸، ص ۷۳۴، حدیث: ۲۳۶۱۔

قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَاسْتَزَدْتُّ رَبِّيْ فَزَادَنِيْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِيْنَ اَلْفًا یعنی میری امت سے ستر ہزار 70000 لوگ بلا حساب وکتاب داخل ہوں گے جن کے منہ چودھویں رات کی مانند ہوں گے اور اُن سب کے قلوب ایک شخص کے قلب کی طرح ہوں گے، پھر میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اُن میں زیادتی چاہی تو اس نے زیادہ کیا کہ ہر آدمی کے ساتھ مزید ستر ہزار 70000 ہوں گے۔"[1]

چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار 4900070000 جنتیوں والی مجلدات:

ستر ہزار 70000 میں سے ہر ایک کے ساتھ اگر مزید ستر ہزار 70000 ہوں تو یہ مجموعہ چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار 4900070000 ہوگا۔ حدیث مذکور میں جنتیوں کی یہ وہ تعداد ہے جو بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے، تو اگر فقط اِنہی جنتیوں کے نام جو بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے، اس طریقے پر لکھے جائیں جو پیچھے ہم نے فرض کیا تھا کہ ایک مجلد پانچ سو 500 اَوراق یعنی ایک ہزار 1000 صفحات پر مشتمل ہو، ہر صفحے میں پچاس 50 لائنیں ہوں اور پھر ہر لائن میں دس 10 جنتیوں کے نام لکھے جائیں۔ تو بلا حساب وکتاب جنت میں جانے والے جنتیوں کے ناموں کے لیے تقریباً نو ہزار آٹھ سو 9800 سے زائد مجلدات کی ضرورت ہوگی۔

- ......ایک مجلد کے کل اوراق: پانچ سو 500
- ......ایک مجلد کے کل صفحات: ایک ہزار 1000
- ......ہر صفحے کی کل لائنیں: پچاس 50
- ......ایک لائن میں کل جنتیوں کے نام: دس 10

[1] ......مسند ابی یعلی، مسند ابی بکر الصدیق، ج ۱، ص ۱۰۴، حدیث: ۱۱۲۔

- ......ایک مجلد میں کل جنتیوں کے نام: پانچ لاکھ 500000
- ......بلا حساب و کتاب جنتیوں کی تعداد: چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار 4900070000
- ......بلا حساب و کتاب جنتیوں والی مجلدات: کم و بیش نو ہزار آٹھ سو 9800

ایک اہم وضاحت:

یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مذکورہ بالا چاروں احادیث مبارکہ جن میں جنتیوں کی تعداد بیان کی گئی ہے وہ فقط وہی جنتی ہیں جو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر جو حساب و کتاب کے بعد جنت میں داخل ہوں گے، یا اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے وہ اِن کے علاوہ ہیں۔ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں ہاتھ میں جو کتاب موجود تھی اُس کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ **اِن میں تمام جنتیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں،** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہ فرمایا کہ **اس کتاب میں فقط انہی جنتیوں کے نام لکھے ہیں جو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے، یا حساب و کتاب کے بعد جنت میں داخل ہوں گے یا اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے** بلکہ آپ نے تمام جنتیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ تو جب بلا حساب و کتاب والے جنتیوں کی تعداد کے لیے اتنے مجلدات کی ضرورت ہے تو تمام جنتیوں کے ناموں کے لیے کتنے مجلدات کی ضرورت ہوگی؟ آیئے سب سے پہلے اس بات کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں کل جنتیوں کی تعداد کتنی ہے؟

ہر قسم کے جنتیوں کی مجموعی تعداد:

حضرت علامہ سیدی عبد الوہاب شعرانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنی کتاب مستطاب یعنی مبارک کتاب ''**اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِرُ فِیْ عَقَائِدِ الْاَکَابِرِ**'' کے مبحث بتیس 32 میں فرماتے ہیں کہ:

''مجھے میرے دینی بھائی افضل الدین رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خبر دی کہ **اللہ تعالٰی** نے اُنہیں اُن نیک بختوں (یعنی تمام جنتیوں) کے متعلق اِطلاع بخشی جو صلب سیّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام میں تھے۔ تو اُن کی تعداد اِس قدر ہے کہ اگر اُن کو اَعداد میں لکھنا چاہیں تو اس کے لیے اکسٹھ 61 عدد رقم درکار ہوگی۔ پہلے پانچ صفر، پھر ایک کروڑ بیاسی لاکھ چھیانوے ہزار چھ سو پچاسی، پھر انیس صفر، پھر بتیس ہزار نو سو سرسٹھ، پھر بیس صفر، پھر ایک ہزار چار سو پچاسی لکھا جائے گا۔[1] جس کی شکل کچھ اس طرح ہوگی:

۱۴۸۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۳۲۹۶۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

۰۰۰۰۰۰۰۰۰۱۸۲۹۶۶۸۵۰۰۰۰۰

148500000000000000000000329670000000000000

0000000001829668500000

اتنے جنتیوں کے نام اگر ہم اپنے اُس فرضی قاعدے سے لکھیں جس میں ایک مجلد پانچ سو 500 اَوراق یعنی ایک ہزار 1000 صفحات پر مشتمل ہو، ہر صفحے میں پچاس 50 لائنیں ہوں اور پھر ہر لائن میں دس 10 جنتیوں کے نام لکھے جائیں تو جنت میں جانے والے تمام جنتیوں کے ناموں کے لیے جتنی مجلدات کی ضرورت ہوگی اگر ہم

---

[1]......الیواقیت والجواھر، المبحث الثانی والثلاثون، ص ۳۴۵۔

ان کو اعداد میں لکھنا چاہیں تو اس طرح لکھ سکتے ہیں: پہلے چھتیس لاکھ انسٹھ ہزار تین سو سینتیس، پھر انیس صفر، پھر پینسٹھ ہزار نوسو چونتیس، پھر اکیس صفر، پھر دوسو ستانوے لکھا جائے گا۔ جس کی شکل کچھ اس طرح ہوگی:

۲۹۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰٦۵۹۳۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰

۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۳٦۵۹۳۳۷

2970000000000000000000000659340000000000

00000000003659337

اور اللّٰہ ربّ العزت عَزَّوَجَلَّ نے دو عالم کے مالک ومختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ان تمام کو ایک ایسی مجلد میں جمع فرمادیا تھا جس کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باآسانی ایک ہی ہاتھ مبارک میں اٹھائے ہوئے تھے، نیز یہ تعداد سعداء اور نیک بختوں یعنی جنتیوں کی ہے۔ جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بائیں ہاتھ میں بھی ایک کتاب موجود تھی جس میں تمام جہنمیوں کی تعداد لکھی ہوئی تھی۔ جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ آیئے اس کی تفصیل جانتے ہیں:

جہنمیوں کی تعداد

جہنمیوں کی تعداد میں مختلف روایات وتطبیق:

جہنمیوں کی تعداد میں بھی اختلاف ہے، اس میں مختلف روایات ہیں۔ بعض روایات میں یوں آیا ہے کہ (۱) سعید یعنی جنتی سو 100 میں سے ایک 1 ہے بقیہ سب جہنمی ہیں۔ (۲) بعض روایات میں یوں آیا ہے کہ ہزار 1000 میں سے ایک 1 جنتی

ہے اور بقیہ سب جہنمی ۔(۳) بعض روایات میں یوں آیا ہے کہ کالے بیل کے بدن میں سیاہ بالوں میں سے ایک آدھ سفید بال کی مثل جنتی ہیں اور بقیہ سب جہنمی ۔

علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے اِن روایات میں بہت دلچسپ تطبیق بیان فرمائی ہے کہ (۱) پہلی روایت سے مراد یہ ہے کہ سعید یعنی جنتی بنی آدم میں سے سو 100 میں ایک 1 ہے ۔(۲) دوسری روایت سے مراد یہ ہے کہ جب بنی آدم کے ساتھ یاجوج ماجوج بھی ملا لیے جائیں تو اب سعید یعنی جنتی ہزار 1000 میں سے ایک 1 ہے ۔(۳) تیسری روایت سے مراد یہ ہے کہ جب بنی آدم کے ساتھ یاجوج ماجوج اور ان کے ساتھ جنوں کو بھی شامل کرلیا جائے تو سیاہ بیل کے بدن میں سفید بال کی مثل سعید یعنی جنتی ہیں، بقیہ سب جہنمی ہیں ۔(۴) پہلی روایت میں فقط وہی کفار مراد ہیں جو ہمیشہ کے لیے جہنمی ہیں اور ہزار 1000 والی روایت میں کفار کے ساتھ ساتھ وہ مؤمن بھی مراد ہیں جو عارضی طور پر جہنم میں جائیں گے ۔(۵) دونوں روایات میں کفار ہی مراد ہیں البتہ پہلی روایت میں فقط انسان کفار مراد ہیں اور ہزار 1000 والی روایت میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جنات کفار بھی مراد ہیں ۔(٦) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تمام روایات میں مخصوص تعداد مراد نہ ہو بلکہ کثرت و زیادتی مراد ہوں جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں جلسے میں بیسیوں لوگ موجود تھے ۔[1]

جہنمیوں کی تعداد والی احادیث مبارکہ

(1) پہلی حدیث مبارکہ، ہر سو 100 میں سے ننانوے 99 جہنمی:

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سب

---

1 ...... حیات اعلیٰ حضرت، ج ۲، ص ۲۴۹، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۳۸۴ ۔

سے پہلے حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام بلائے جائیں گے اور اُن کی ذریت یعنی ساری اولاد اُن کو دکھائی جائے گی اور اُن سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ اِس کے بعد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا جائے گا کہ: ''اپنی ذریت سے جہنم کا حصہ نکال دیجئے۔'' وہ عرض کریں گے: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! کس قدر نکالوں؟'' ارشاد ہوگا: ''ہر سو 100 سے ننانوے 99۔'' (یعنی سو 100 میں سے فقط ایک 1 ہی جنتی ہوگا اور بقیہ سب جہنمی۔) یہ سن کر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: ''**یارسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب ننانوے 99 دوزخ میں بھیج دیے گئے تو باقی کیا رہے گا؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''**اِنَّ اُمَّتِي فِي الْاُمَمِ كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ** یعنی بے شک میری امت دیگر اُمتوں میں ایسے ہے جیسے سیاہ بیل کے بدن میں سفید بال۔''[1]

(2) دوسری حدیث مبارکہ، ہزار 1000 میں سے نوسوننانوے 999 جہنمی:

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ کل بروز قیامت رب عَزَّوَجَلَّ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمائے گا: ''اے آدم!'' وہ عرض کریں گے: ''**لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ** یعنی اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں۔'' پھر ایک منادی یوں ندا کرے گا: ''**اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا اِلَى النَّارِ** یعنی بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ اپنی ذریت یعنی اولاد میں سے جہنم کا حصہ نکال دیجئے۔'' حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: ''**يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ** یعنی

[1] ......بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف الحشر، ج ۲۰، ص ۱۹۱، حدیث: ۶۰۴۸۔

اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! کتنا حصہ نکالوں؟'' فرمائے گا: ''ہزار 1000 میں سے نوسو ننانوے 999۔'' (یعنی ایک ہزار 1000 میں سے فقط ایک 1 جنتی ہوگا اور بقیہ نوسو ننانوے 999 جہنمی ہوں گے۔)

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا یہ کلام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان پر بہت شاق گزرا، تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کے چہروں کا رنگ متغیر ہوگیا۔ تو آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**مِنْ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ** یعنی ایک ہزار 1000 میں سے نوسو ننانوے 999 جہنمی یاجوج ماجوج میں سے ہوں گے اور ایک 1 جنتی تم میں سے ہوگا۔''(1)

تیسری حدیث مبارکہ، بچے غم کے مارے بوڑھے ہوجائیں گے:

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَيْهِ السَّلَام سے ارشاد فرمائے گا کہ: ایک ہزار 1000 میں سے نوسو ننانوے 999 جہنم کا حصہ نکالو تو اس وقت حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور بچے غم کے مارے بوڑھے ہوجائیں گے۔ تم لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھو گے حالانکہ وہ نشے کی حالت میں نہیں ہوں گے لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا عذاب بہت شدید ہے۔''(2)

جہنمیوں کی تعداد عدد میں:

اُوپر مختلف روایات کے تناظر اور حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی

---

1 ...... بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب وتری الناس سکاری، ج ۳، ص ۲۸۳، حدیث: ۴۷۴۱۔

2 ...... بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب وتری الناس سکاری، ج ۳، ص ۲۸۳، حدیث: ۴۷۴۱۔

کی تصریح کے مطابق حضرت سیِّدُ نا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے تمام سعداء(خوش بخت) جنتیوں کی تعداد ہم بیان کر چکے ہیں اوراب دومختلف روایات کے تناظر میں یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ جہنمیوں کی تعداد جنتیوں کے مقابلے میں نوسو ننانوے 999 گنا زیادہ ہے۔یعنی ایک ہزار 1000 میں سے فقط ایک 1 جنتی اور نوسوننانوے 999 جہنمی ہیں۔لہٰذا جنتیوں کی کل تعداد کو اگر نوسوننانوے 999 سے ضرب دیا جائے تو اشقیا یعنی جہنمیوں کی تعداد آجائے گی جسے عدد میں یوں لکھا جاسکتا ہے: پانچ صفر، اٹھارہ ارب ستائیس کروڑ تراسی لاکھ اٹھاسی ہزار تین سو پندرہ، پھر سولہ صفر، پھر تین کروڑ انتیس لاکھ چونتیس ہزار تینتیس، پھر سترہ صفر، پھر چودہ لاکھ تراسی ہزار پانچ سو پندرہ۔جس کی شکل کچھ اس طرح ہوگی:

۱۴۸۳۵۱۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۳۲۹۳۴۰۳۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰

۰۰۰۰۰۰۱۸۲۷۸۳۸۸۳۱۵۰۰۰۰۰

148351500000000000000000329340330000000000

0000001827838831500000

تین قابلِ غور باتیں:

یہاں تین باتیں قابلِ غور ہیں: (۱) ایک تو یہ کہ جنتیوں کے مقابلے میں جہنمیوں کی تعداد تقریباً نوسوننانوے فیصد %999 زیادہ ہے، یعنی ایک ہزار 1000 میں ایک 1 جنتی تو نوسوننانوے 999 جہنمی لہٰذا جنتیوں والی مجلدات کے مقابلے میں جہنمیوں والی مجلدات کی تعداد بھی نوسوننانوے فیصد %999 زیادہ ہوگی۔ جب جنتیوں کے لیے لاکھوں مجلدات کی ضرورت تھی تو جہنمیوں کے لیے کتنے مجلدات کی ضرورت ہوگی؟

اگر جنتیوں والی تمام مجلدات کو نوسوننانوے 999 سے ضرب دیا جائے تو تمام جہنمیوں کے اسماء والی مجلدات کی تعداد ظاہر ہوجائے گی جسے عدد میں یوں لکھا جاسکتا ہے: تین ارب پینسٹھ کروڑ چھپن لاکھ ستتر ہزار چھ سو تریسٹھ، پھر ستاون صفر، پھر چھ کروڑ اٹھاون لاکھ ارسٹھ ہزار چھیاسٹھ، پھر تریسٹھ صفر، پھر انتیس لاکھ سرسٹھ ہزار تیس۔ جس کی شکل کچھ اس طرح ہوگی:

۲۹۶۷۰۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۶۵۸۶۸۰۶۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

۰۰۰

۰۰۰۳۶۵۵۶۷۷۶۶۳

2967030000000000000000000000000000000000

0000000000000000000000000000065868066000

00000000000000000000000000000000000000000

000000000000003655677663

(۲) دوسرا یہ کہ جہنمیوں کی یہ تعداد ایک ہزار 1000 والی روایت کے مطابق ہے جبکہ تیسری روایت جس میں بیل کے بدن کی مثال دی گئی ہے کہ جنتی سیاہ بال کے بدن میں ایک سفید بال ہیں اور اس سیاہ بیل کے بدن میں کتنے بال ہیں؟ اس کا تو اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ عبد الوہاب شعرانی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی کے دوست حضرت سیِّدُنا افضل الدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فقط جنتیوں کی تعداد پر مطلع فرمایا کہ ان کی تعداد شمار کی جاسکتی ہے لیکن جہنمیوں کی تعداد پر مطلع نہ فرمایا کہ ان

کی تعداد کو سیاہ بیل والی روایت کے مطابق شمار کرنا ممکن ہی نہیں۔

(۳) تیسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ کہ ابھی ہم اس بات کی صراحت کر چکے ہیں کہ سیاہ بیل والی روایت کے مطابق جہنمیوں کی تعداد کو شمار کرنا ممکن ہی نہیں، مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جہنمیوں کی اس تعداد کو ایک ہی مجلد میں ذکر فرما دیا جو دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بائیں ہاتھ میں تھی، جس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس میں تمام جہنمیوں کے نام اور ان کا مجموعہ (ٹوٹل) بھی آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کتاب کو با آسانی اپنے ایک ہی ہاتھ مبارک میں اٹھائے ہوئے تھے۔ **معلوم ہوا کہ اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم اور قبضہ واختیار میں وہ چیزیں بھی دے دی ہیں جن کا شمار کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔

❁...... ❁...... ❁...... ❁...... ❁...... ❁...... ❁...... ❁

احادیث مبارکہ اور ان کی شرح کا خلاصہ مع اضافہ

مفسر شہیر، محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْحَنَّان نے اپنی مشہور زمانہ مایہ ناز تصنیف **''مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح''** ج۱، ص ۹۴ پر جنتیوں اور جہنمیوں کے ناموں والی اس حدیث مبارکہ کی بہت ہی نفیس شرح بیان فرمائی ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خاصہ ہے کہ کسی بھی حدیث پاک کی شرح فرماتے ہوئے عقائد اہلسنت کو خصوصاً بیان فرماتے ہیں اور دیگر مسائل کو عموماً بیان فرماتے ہیں۔ لہٰذا آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس حدیث پاک اور جنتیوں وجہنمیوں والی دیگر احادیث مبارکہ کی شرح کا خلاصہ مع سابقہ شرح واضافہ پیش

خدمت ہے:

دونوں کتابیں حسی تھیں:

(1)......خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں مبارک ہاتھوں میں جو کتابیں تھیں وہ حسی کتابیں تھیں کوئی وہمی یا خیالی کتابیں نہ تھیں اس کے چند شواہد یہ ہیں:

۞......خود صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُن دونوں کتابوں کو دیکھ رہے تھے۔

۞......راوی کا بیان بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کیونکہ راوی خود فرمارہے ہیں کہ **رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، اگر وہ کوئی وہمی یا خیالی کتب ہوتیں تو راوی کبھی بھی اس بات کو یوں بیان نہ فرماتے۔

۞......**رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود استفسار فرمایا کہ جانتے ہو میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ اگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو وہ کتابیں نظر نہ آرہی ہوتیں تو وہ عرض کر دیتے کہ **یارسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں ہے، لیکن صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ایسا کوئی کلام نہ کیا۔

۞......**رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب دونوں کتابوں کے بارے میں استفسار فرمایا تو "**ھٰذَانِ الْکِتَابَانِ یعنی یہ دو کتابیں**" کے الفاظ ارشاد فرمائے جس سے واضح ہوتا ہے کہ خود سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دونوں اُن کتابوں کو ملاحظہ فرمارہے تھے۔

صحابہ کرام کا مبارک عقیدہ:

(2)......رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں کتابوں کے استفسار کے جواب میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کیا ایمان افروز جواب پیش کیا کہ:''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں تو نہیں معلوم لیکن آپ ارشاد فرمادیں تو ہمیں بھی معلوم ہوجائے گا۔'' معلوم ہوا صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس چیز کے بارے میں استفسار فرمارہے ہیں آپ خود اُن کو تفصیلی طور پر جانتے ہیں بلکہ نہ صرف جانتے ہیں ہمیں بھی اُس کے متعلق آگاہ فرما سکتے ہیں۔

ربّ عَزَّوَجَلَّ کے خصوصی علم کا اظہار:

(3)......دونوں کتابوں کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے۔'' یعنی اِس کتاب میں رب عَزَّوَجَلَّ کے اُس خصوصی علم کا اظہار ہے جو اُس نے مجھے عطا فرمایا ہے۔

رسول اللّٰہ کی علمی شان وشوکت:

(4)......حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب دونوں کتابوں کی وضاحت فرمائی تو ایک خاص بات یہ بھی ارشاد فرمائی کہ اب اِن جنتیوں یا جہنمیوں کی تعداد میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی۔اس وضاحت سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

۞......اُن کتابوں میں جو جنتیوں یا جہنمیوں کی تفصیل مرقوم تھی وہ تقدیر مبرم سے تعلق رکھتی تھی، شبیہ بہ مبرم یا معلق محض سے تعلق نہ رکھتی تھی کیونکہ اِن دونوں میں کمی بیشی ممکن ہے البتہ تقدیر مبرم میں کمی بیشی ممکن نہیں ہے۔

۞......واضح رہے کہ لوحِ محفوظ میں محو واثبات یعنی جو ختم ہوجائے گا اور جو کچھ باقی رہے گا سب کا علم ہے، لوحِ محفوظ تک ملائکہ کا علم پہنچتا ہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم اُمّ الکتاب تک ہے جس میں فقط قضائے مبرم کا علم ہے، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اجمالی طور پر بیان فرمایا۔لوح وقلم کا علم دراصل حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علوم کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ امام شرف الدین محمد بوصیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے شہرۂ آفاق قصیدہ ''قصیدہ بردہ'' شریف میں فرماتے ہیں:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَھَا
وَ مِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ

ترجمہ: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پوری دنیا وآخرت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت کے دو قلیل اجزاء ہیں اور لوح وقلم کے سارے علوم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علوم کے سمندر کے فقط دو قطرے ہیں۔''

۞......آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں میں جو جنتیوں یا جہنمیوں کی فہرست والی کتابیں تھیں وہ فرضی، اندازاً یا قیاساً تعداد پر مشتمل نہ تھیں بلکہ ان میں تمام جنتیوں یا جہنمیوں کی حتمی، قطعی اور یقینی فہرست موجود تھی۔

۞......آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو باذن الٰہی، بعطائے الٰہی جنتیوں اور جہنمیوں کی قطعی اور یقینی تعداد معلوم ہے، نیز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قضائے مبرم پر مطلع فرمایا ہے۔

۞......آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم ظنی، قیاسی اور فرضی نہیں بلکہ یقینی، قطعی

اور حتمی علم ہے۔

❁......کل بروز قیامت کئی ایسے لوگ بھی ہوں گے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے، صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی شفاعت سے، اولیائے عظام، علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے، لہٰذا یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے یا دیگر لوگوں کی شفاعت سے جو لوگ جنت میں جائیں گے آپ اُن تمام لوگوں کو بھی بالتفصیل جانتے ہیں۔

❁......کل بروز قیامت کئی مؤمن جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے، معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن تمام لوگوں کو بھی جانتے ہیں جو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے لیکن بالآخر جنت میں ہی داخل ہوں گے۔

❁......جنت کا راستہ پل صراط ہے جو جہنم پر قائم ہے، جو شخص پل صراط پر سے سلامتی سے گزر گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور بے شمار لوگ کٹ کٹ کر جہنم میں داخل ہو جائیں گے، معلوم ہوا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پل صراط سے گزرنے والے ہر شخص کو جانتے ہیں، نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں یہ بھی ہے وہ خیریت سے گزر جائے گا یا کٹ کر جہنم میں گر جائے گا۔

جہنمی زیادہ، جنتی تھوڑے:

(5)......جنتیوں اور جہنمیوں والی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جہنمی زیادہ ہیں اور جنتی بہت تھوڑے کہ ربّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ۝﴾ (پ۲۲، السبا: ۱۳) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر

والے۔'' لیکن جنت میں فرشتے اور حور وغلمان بھی ہوں گے،ان کا مجموعہ جہنمی جن وانسانوں سے بڑھ جائے گا: ''غَلَبَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ اس طرح ہوگا۔''

صحابہ کرام کے مبارک عقائد:

(6)......**رسول اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب دونوں کتابوں کی تفصیل صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بیان فرمائی تو انہوں نے کسی قسم کے تعجب وغیرہ کا اظہار نہ فرمایا جس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

۞......**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو عموماً غیوب پر مطلع فرماتے رہتے تھے اس لیے انہوں نے اسے کوئی نئی بات تصور کرتے ہوئے تعجب نہ کیا۔

۞......صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ مبارک عقیدہ تھا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تفصیلی علم غیب عطا فرمایا ہے۔

۞......صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ بھی مبارک عقیدہ تھا کہ جب **رسول اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں جنتیوں اور جہنمیوں کی تعداد سے متعلق ارشاد فرمایا ہے تو یہ بالکل حق اور سچ ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی طرف سے کوئی بات نہیں ارشاد فرماتے۔

۞......صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ بھی مبارک عقیدہ تھا کہ جب یہ کتابیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائی ہیں تو یقیناً ان میں جہنمیوں اور جنتیوں کی تعداد یا جو کچھ بھی لکھا ہوگا وہ بالکل صحیح اور درست ہے اور اس میں کسی شک وشبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

۞......صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے علم میں تھا کہ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہے کہ دیکھنے میں اتنی چھوٹی کتابوں میں جنتیوں اور جہنمیوں کی مکمل تعداد لکھی ہوئی ہے، لیکن انہوں نے تعجب کا اظہار اس لیے نہ کیا کہ وہ اس سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس سے بھی زیادہ عظمت وشان والے معجزات ملاحظہ کر چکے تھے جیسا کہ واقعہ معراج کہ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت وشان کو بیان کرنے والا ایک بہت ہی عظیم معجزہ ہے۔

جہنمیوں اور جنتیوں کی چھانٹ:

(7)......''کل بروز قیامت حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا جائے گا کہ اپنی اولاد میں سے جہنم کا حصہ نکالیے۔'' معلوم ہوا کہ جہنمیوں کی چھانٹ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے کروائی جائے گی ،مگر قربان جایئے ہمارے آقا ومولا، حضور سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عالمگیر رحمت وعفت پر کہ کل بروز قیامت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنتیوں کی چھانٹ کروائی جائے گی یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے، انہیں کوثر سے سیراب فرمائیں گے اور داخل جنت فرمائیں گے۔

قیامت میں بچوں کا بڑھاپا:

(8)......واضح رہے کہ کل بروز قیامت کوئی عورت حاملہ نہ ہوگی، نہ ہی وہاں بچے ہوں گے۔ مراد یہ ہے کہ اگر اس وقت وہاں کوئی حاملہ عورت ہوتی تو اپنے ربّ قہار عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان سے اس کا حمل گر جاتا اسی طرح بچے خوف اور دہشت کی وجہ سے بوڑھے

ہو جاتے۔

قیامت میں لوگوں کی نشے والی حالت:

(9)......**اللہ** قہار عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان سن کر لوگوں کے ہوش اُڑ جائیں گے اور ان کی حالت ایسی ہو جائے گی جیسے وہ نشے میں ہوں مگر حقیقتاً وہ نشہ نہ ہوگا بلکہ ہیبت الٰہی ہوگی۔ واضح رہے کہ اس کیفیت سے تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خاص الخاص بندے مستثنیٰ یعنی علیحدہ ہیں کہ ان کے بارے میں ربّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یَحۡزُنُہُمُ الۡفَزَعُ الۡاَکۡبَرُ﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۳) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ۔'' ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ﴾ (پ۱۱، یونس: ۶۲) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''سن لو بے شک **اللہ** کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔''

یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بھی اُن جنتیوں میں شامل فرمادے جنہیں تو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، ہمیں بھی کل بروز قیامت شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡن، اَنِیۡسُ الۡغَرِیۡبِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب فرما، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں سے جام کوثر پینا نصیب فرما، ہماری، ہمارے ماں باپ اور ساری امت مسلمہ کی مغفرت فرما، ہمیں نیک پرہیزگار، ماں باپ کا فرمانبردار اور سچا پکا عاشق رسول بنا، ہمیں ایمان وعافیت کے ساتھ مدینہ منورہ میں زیر گنبد خضراء شہادت کی موت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۞......۞......۞......۞......۞......۞......۞......۞

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

عرشِ حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مُسْتَغْنِی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے اُلفت رسول اللہ کی

یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش میں آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(کلام اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، مجدد دین وملت، پروانہ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن)